AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 5, Issue 1, June 2021, PP: 203-212
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

Scan for download

خواتین کی زیب و زینت کے لیے خدمات دینے والی معروف صحابیات کا تعارفی مطالعہ

An Introduction of Prominent female Companions who rendered services in female Beautification & Grooming

Qaisar Bilal, Tahira Batool
Lecturer in Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Pakistan

ARTICLE INFO

Article History:
Received 01 May 2021
Revised 05 May 2021
Accepted 01 June 2021
Online 30 June 2021

DOI:

***Keywords**:*
Elegance,
Ṣaḥābiyāt,
Economic Activities,
Modern era.

ABSTRACT

Islam loves beauty and elegance.In Islam, a woman is allowed all kinds of adornments within her limits. In the time of the Prophet, the Ṣaḥābiyāt were specialized in various fields and earned their livelihood through these field.In the time of the Prophet, women used to beautify and adorn themselves. At that time there were many women who were skilled in this art and they used to prepare other women. At weddings they used to prepare brides. It was a source of income for these women. It is an important occupation of women in modern times.The main purpose of this research was to discover the Islamic view point about the woman economic activities. The study was basically planned to address that whether Islam allowed women to take part in economic matters or not? The article delivered a guideline for women of Modern era in the light of economic activities of Ṣaḥābiyāt that how the today's women could take part into various areas of financial matters by keeping in view the life and economic activities of Ṣaḥābiyāt.The method used for research was historical.

*Corresponding author's email: qaisarbilal@kust.edu.pk /tahira.batool@kust.edu.pk

تمہید:

CC BY

اسلام دین فطرت ہے ۔اسلام میں عورت کو حدود کے اندر ہر قسم کی زیب و زینت کی اجازت ہے۔عورت اور زیب و زینت ساتھ ساتھ ہے۔قرآن مجید میں عورت اور زیب و زینت کے بارے میں حکم ہوتا ہے:

اَوَ مَنۡ یُّنَشَّؤُا فِی الۡحِلۡیَۃِ[1]

کیا وہ جو زیور میں پلتی ہے

ہر انسان چاہتا ہے کہ وہ خوبصورت نظرآئے۔اس لئے ہر دور میں انسان اپنے آپ کو خوبصورت بنانے کی کوشش کرتے آئے ہیں۔مرد کے مقابلے میں عورت زیب و زینت کا زیادہ اہتمام کرتی ہے۔عورت اپنے لباس کی خوبصورتی ، بالوں کی آرائش، چہرے اور دیگر کھلے رہنے والے اعضاء پر سنگھار اور زیورات وغیرہ کا بہت اہتمام کرتی ہے۔کیونکہ یہ ایک فطری کام ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سےعورت کے اس قسم کی زیب و زینت پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ بلکہ ایک خاص قریبی حلقے میں اس کی باقاعدہ اجازت بھی دی گئی ہے ۔جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے؟

وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنَاتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِهِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَهُنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَلۡیَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوۡبِهِنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اٰبَآئِهِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوۡ نِسَآئِهِنَّ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیۡنَ غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡهَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِهِنَّ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ جَمِیۡعًا اَیُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ [2]

اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے، اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں، اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے غلاموں پر یا ان خدمت گاروں پر جنہیں عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے واقف نہیں، اور اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہوجائے، اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

آپﷺ کے دور میں عورتیں اپنی آرائش اور زیب و زینت کابہت اہتمام کرتیں تھیں ۔اس لئے بہت سے عورتوں نے اس پیشے کو اختیار کیا ہوا تھا اور وہ دوسری عورتوں کومختلف مواقعوں مثلا شادی بیاہ میں تیار کرتیں تھیں۔

زیب و زینت کا مفہوم

زیب و زینت کا معنی آرائش و زیبائش،خوش نمائی اور آراستگی کے ہیں۔[3] ایک اور مقام میں زیب و زینت کا مفہوم یوں بیان کیا جاتا ہے:

"زیب و زینت یا بناؤ سنگھار، چہرے، بال یا ناخن کو کیسمیٹک چیزوں کے ذریعہ خوبصورت بنانے یا چہرے کے اضافی بال کو صاف کرنااور بالوں کو سنوارنے یا ناخنوں کو خوبصورت بنانے کے معنی میں آتا ہے"۔[4]

زیب و زینت یا بناؤ سنگھارسے مراد عورتیں میک اپ کرتیں ہیں اور اپنے چہرے، بال یا ناخن کو خوبصورت بناتی ہیں اورعطر کا استعمال کرتیں ہیں۔امام محمد بن حنبل کے مطابق زینت سے مراد:

کپڑے، زیورات(یعنی کنگن،بالیاں،انگوٹھیاں اور ہار وغیرہ) اور میک اپ(سرمہ،مہندی،کنگھی) وغیرہ کرنا ہے۔[5]

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں:

زینت سے مرادسرمہ،کنگن اور نصف بازو تک مہندی کا رنگ،کانوں کی بالیاں اور بندے ہیں۔[6]

مولانا مفتی محمد شفیع زینت کے معنی لکھتے ہیں:

زینت لغوی معنے کے اعتبار سے اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے انسان اپنے آپ کو مزین اور خوش منظر بنائے۔ وہ عمدہ کپڑے بھی ہو سکتے ہیں، زیور بھی۔[7]

ابو الاعلی مودودی زینت کے بارے میں لکھتے ہیں:

بناؤ سنگھار " ہم نے " زینت " کا ترجمہ کیا ہے ، جس کے لیے دوسرا لفظ آرائش بھی ہے۔ اس کا اطلاق تین چیزوں پر ہوتا ہے : خوشنما کپڑے ، زیور، اور سر، منہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ کی مختلف آرائشیں جو بالعموم عورتیں دنیا میں کرتی ہیں ، جن کے لیے موجودہ زمانے میں (Makeup) کا لفظ بولا جاتا ہے۔ [8]

زینت کا مفہوم ہر اس چیز کے معنی میں بیان کیا جاتاہے جس سے آرائش کی جاسکتی ہو۔زینت و آرائش اور بناؤ سنگھار کا شوق عورتوں میں پایا جاتا ہےاور یہ ایک قدرتی شوق ہے۔

انسانی تاریخ اور زیب و زینت

اسلام دین فطرت ہےاور انسان کی جائز خواہشات پر پابندی نہیں عائد کرتا۔اسلام حدود کے اندر رہ کر مرد اور عورت کو زیب و زینت اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔اس خواہش کی تکمیل میں اسلام ایسےافراط کو پسند نہیں کرتا جس سے اخلاقی حدیں تباہ و برباد ہوجائیں اور انسان اسراف میں مبتلا ہوجائے۔اس لئے انسان کو تزئین و آرائش میں اعتدال کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔[9]

زیب و زینت اور آرائش عورت کی فطرت میں شامل ہےحضرت حوا کے نکاح کے وقت انہیں حوروں نے تیار کیا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے دور کی عورتیں بناؤسنگھار کرتیں تھیں۔عرب کے جاہلیت کے دور میں عورتیں خوب تیار ہو کر بازاروں اور میلوں میں جاتیں تھیں۔یہ عورتیں اپنے حسن کی نمائش کےلئے ایسا لباس پہنتی تھیں۔جس سے ان کا چہرہ،گلا،سینہ اور بازو نمایاں نظر آتےاور اس کے ساتھ ساتھ زیورات اور میک اپ کا استعمال کرتیں۔پھر یہ عورتیں مردوں کے سامنے اداؤں کے ساتھ چلتیں تھیں۔اس طرح معاشرے میں بے حیائی پھیلتی تھی۔[10]

اسلام نے عورت کے لباس اور آرائش کے لئے کچھ آداب مقرر کئے اور عورت کو اپنا بدن چھپانے کا حکم دیا۔اسلام نے عورتوں کو بناؤسنگھار کر کے نامحرم کے سامنے آنے سے منع کیا۔اللہ تعالی نے عورتوں کو جاہلیت کے تبرج سے دور رہنے کا حکم دیا۔جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى[11]

اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور گزشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو

اسلام نے عورتوں کو حکم دیا کہ وہ حدود کے اندر رہیں اورعہد جاہلیت کی تمام رسموں کو ترک کردیں۔ جاہلیت کی عورتوں کی طرح اپنی نمودونمائش نہ کریں۔اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو اسلامی اصولوں کے دائرے میں رہتے ہوئے آرائش و زیبائش اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

اسلام میں زیب وزینت اختیار کرنے کے کچھ حدود

اسلام خوبصورتی، پاکیزگی اور طہارت ونفاست کو پسند کرتا ہے لیکن اسلام نےعورتوں کو زیب وزینت اختیار کرنے میں کچھ حدود مقررکئے ہیں

جو کہ مندرجہ ذیل ہیں :

1. زیب وزینت اختیار کرنے میں کوئی ایسی وضع قطع اختیار نہ کی جائے جو کسی غیر مسلم قوم کا شعار ہو جیسے ہندو عورتوں کی طرح ماتھے پر بندیا لگانا ۔
2. زیب وزینت کے معاملے میں کسی غیر مسلم کو اپنا آئیڈیل نہ بنایا جائے کیونکہ رسول اکرمﷺ نے کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔
3. زیب وزینت اختیار کرنے میں جن اعمال سے منع کر دیا گیا ہے اسے بغیر کسی بحث ومباحثے کے چھوڑ دیا جائے۔
4. زیب وزینت اختیار کرنے کے لیے جو سامان استعمال کیا جائے اس میں کوئی ایسی چیز شامل نہ ہو جو شرعاً حرام ہو۔[12]

زیب وزینت اور تزئین کے وسائل/ذرائع

زیب وزینت اور تزئین کے وسائل یاذرائع دو طرح کے ہوتے ہیں

1. خارجی

خارجی میں ملبوسات،زیورات ،میک اپ اور بالوں کی آرائش شامل ہے۔

2. جسم میں مختلف قسم کی تبدیلیاں

اس میں جسم میں مختلف قسم کی تبدیلیاں کیں جاتیں ہیں جسے دانتوں میں فاصلہ پیدا کرنا،پلاسٹک سرجری، ہیر ٹرانسپلانٹ اورجسم گدوانا شامل ہے۔[13]

عورتوں کےزینب و زینت اور بناؤ سنگھار کے کچھ احکام

عورتوں کے زینب و زینت اور بناؤ سنگھار کے کچھ احکام مندرجہ ذیل ہیں:

1) زینب و زینت اور بناؤ سنگھار کا فقہی حکم

فقہاء نے عورت کی زیب و زینت کو جائز قرار دیا ہے۔لیکن اس کی مختلف حالتیں بیان کیں ہیں:

- **واجب :** زیب و زینت عورتوں کے لئے کچھ حالات میں واجب ہوجاتی ہے۔مثلا اگر شوہر بیوی سے بناؤ سنگھار کامطالبہ کرے تو بیوی پر بناؤ سنگھار کرناواجب ہوجاتا ہے۔
- **مستحب:** زیب و زینت عورتوں کے لئے کچھ حالات میں مستحب ہوتی ہے۔ مثلااگربیوی شوہر کے مطالبہ کے بغیر تیار ہو گی تو وہ اس کےلئے مستحب ہے۔
- **حرام :** زیب و زینت عورتوں کے لئے کچھ حالات میں حرام ہے۔مثلا اگر ایک عورت کا شوہر فوت ہوگیا ہے تو وہ عدت کے دوران زیب و زینت اختیار نہیں کر سکتی ہے۔

2) بناؤ سنگھار کرنے کی آمدنی

وہ عورتیں جو یہ پیشہ اختیار کرتی ہیں ان کےلئےعورتوں کی زیب و زینت اور آرائش کی اجرت لینا اس صورت میں جائز ہوتی ہے جب وہ حلال مقصد کے لیےانہیں تیار کر رہی ہو۔ مثلا شوہر کے لئے زوجہ کا بناؤ سنگھار کرنے کی اجرت لے تو یہ اجرت اس کےلئے جائز ہوگی۔اگر نامحرم کےلئے کسی عورت کو تیار کرے گی تو یہ آمدنی اس کےلئے حرام ہوگی۔

3) بناؤ سنگھار کے ساتھ وضو

وضو کے لئےچہرے کے بناؤ سنگھارکے لئے جو سامان استعمال کیا جاتا ہے وہ وضو کے لئے رکاوٹ ہوتا ہے جس میں مادہ پایا جاتا ہو اور وضو سے پہلے اس کو ہٹانا بہت ضروری ہوتا ہے۔

4) اظہار زینت

نامحرم کے سامنے عورت تیار ہوکر نہیں آسکتی۔عورت کو نامحرم سے بناؤ سنگھارکو چھپانے واجب ہے۔قرآن مجید میں اس کےلئے لفظ تبرّج استعمال ہوا ہے۔اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلَى[14]

گزشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو

دور نبوی ﷺمیں عورتوں کی زیب و زینت کے میدان میں خدمات دینے والی صحابیات رضی اللہ عنہن کا تعارفی مطالعہ

عہد نبویﷺ میں صحابیات رضی اللہ عنہن مختلف علوم و فنون میں مہارت رکھتی تھیں اوران علوم و فنون کے ذریعے اپنی روزی کماتیں تھیں ۔ صحابیات رضی اللہ عنہن مختلف کاموں میں اپنے فن اور صلاحیتوں کا اظہار کرتی تھیں ۔ اس عہد میں عورتیں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں با عزت طریقے سے کما رہی ہیں ۔ان شعبوں میں سے ایک اہم شعبہ عورتوں کی زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کا تھا۔

عہد نبوی ﷺمیں عورتیں زیب و زینت، بناؤ سنگھار اور آرائش و زیبائش کرتیں تھیں۔ اس دور میں بہت سی عورتیں تھیں جو اس فن میں مہارت رکھتیں تھیں اور وہ دوسری عورتوں کو تیار کرتیں تھیں۔شادیوں میں وہ دلہنیں تیار کرتیں تھیں۔ یہ ان عورتوں کی آمدنی کا ذریعہ تھا۔عصر حاضر میں عورتوں کا یہ ایک اہم پیشہ ہے اسےBeaty Parlor کا نام دیا گیا ہے۔عہد نبوی ﷺمیں اس میدان میں خدمات دینے والی مندرجہ ذیل صحابیات رضی اللہ عنہن تھیں:

1. اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا

آپ کا نام اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا تھا۔آپ کی کنیت ام سلمہ تھی۔آپ کا سلسلہ نسب اسماء بنت یزید بن بن السکن بن رافع بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم بن الحارث الانصاریہ الاوسیہ

الاشہلیہ تھا۔آپ معاذ بن جبل کی چچا زاد بہن تھیں۔آپ کو خطیبۃ النساء یعنی عورتوں کی خطیب کہا جاتا تھا۔[15]آپ خواتین کے معاملات میں بہت دلچسپی لیتیں تھیں اور عورتوں کے حقوق اور مسائل حضرت محمد ﷺکی خدمت میں پیش ہوکردریافت کرتیں تھیں۔[16] آپ نے رسول اکرم ﷺکی بیعت کی تھی۔[17]

آپ عورتوں کی زیب و زینت میں مہارت رکھتی تھیں۔آپ عورتوں کو مختلف مواقعوں پر تیار کرتیں تھیں۔آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کی شادی کے موقع پر بنانے سنوارنے کی خدمت سرانجام دیں تھیں۔[18]وہ اس دن کے واقعہ کو اس طرح بیان کرتیں ہیں۔

> إِنِّي قَيَّنْتُ عَائِشَةَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جِئْتُهُ ، فَدَعَوْتُهُ لِجِلْوَتِهَا ، فَجَاءَ ، فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهَا ، فَأُتِيَ بِعُسِّ لَبَنٍ ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا وَاسْتَحْيَتْ . قَالَتْ أَسْمَاءُ : فَانْتَهَرْتُهَا وَقُلْتُ لَهَا : خُذِي مِنْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : فَأَخَذَتْ ، فَشَرِبَتْ شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطِي تِرْبَكِ قَالَتْ أَسْمَاءُ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، بَلْ خُذْهُ ، فَاشْرَبْ مِنْهُ ، ثُمَّ نَاوِلْنِيهِ مِنْ يَدِكَ ، فَأَخَذَهُ ، فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ نَاوَلَنِيهِ [19]
>
> ترجمہ:کہ جب میں نے سیدہ عائشہ کو نبی ﷺکے لیے بنا سنوار لیا تو آپ ﷺکے پاس گئی اور اندر آنے کی دعوت دی۔ آپ ﷺتشریف لائے اور آ کر عائشہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ آپﷺ کو دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺنے دودھ پی کر پیالہ عائشہ کو پکڑانا چاہا، لیکن انھوں نے شرما کر سر جھکا لیا۔ اسماء کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ کو ڈانٹا اور کہا کہ نبی ﷺکے ہاتھ سے پیالہ لے لو ۔ چنانچہ عائشہ نے پیالہ لے کر کچھ دودھ پیا۔ پھر آپﷺ نے ان سے کہا کہ اب پیالہ اپنی ہم جولی (یعنی اسماء) کو دے دو۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہﷺ، پہلے آپ ﷺیہ پیالہ لیں اور اس میں سے پی کر مجھے اپنے ہاتھ سے پیالہ دیں۔ چنانچہ آپﷺ نے ایسا ہی کیا اور میں نے پیالے کو گھما کر عین اس جگہ سے دودھ پیا جہاں سے نبی ﷺنے پیا تھا۔

آپ نے غزوہ خندق ،بیعت رضوان اور غزوہ خیبر میں شرکت کی تھیں۔آپ نے غزوہ تبوک میں نو رومیوں کو قتل کیا تھا۔[20]آپ نے ستر ہجری کے لگ بھگ وفات پائی اور آپ کی قبر دمشق میں باب صغیر کے پاس ہے۔

2. بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا

بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب بسرہ بن صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب قرشیہ اسدیہ تھا۔[21]آپ کے والد کا نام صفوان بن امیہ اور والدہ کا نام سالمہ بنت امیہ تھا۔آپ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں۔[22] آپ عقبہ بن ابی معیط کی بہن تھیں۔آپ کی شادی مغیرہ بن ابوالعاص سے ہوئی اور آپ کے دو بچے تھے جن کے نام معاویہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا تھا۔[23]آپ مروان بن حکم کی خالہ تھیں۔[24]آپ کا شمار اولین اسلام قبول کرنے والوں میں ہوتا ہے۔آپ نے رسول اکرم ﷺکی بیعت کی تھی۔آپ نے ہجرت بھی کی تھی۔ دور نبوی ﷺمیں عورتوں کی زیب و زینت کے خدمات دینے والی صحابیات میں آپ کا شمار ہوتا ہے ۔آپ عورتوں کی کنگھی کرنے والی تھیں ۔آپ عورتوں کی خدمت اس میدان میں کرتی تھی۔[25]

3.ام غیلان دوسیہ رضی اللہ عنہا

ام غیلان دوسیہ کا تعلق بنو دوس سے تھا۔آپ عورتوں کا بناؤسنگھار کرتی تھیں۔[26]آپ دلہنیں تیار کرتیں تھیں۔

4.ام سنان اسلمیہ رضی اللہ عنہا

آپ کا تعلق انصار سے تھا۔آپ کے شوہر ابوسنان تھے۔[27]آپ بیعت کرنے والی صحابیات میں سے تھیں۔آپ رسول اکرم ﷺکے ساتھ جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں شریک ہوتیں تھیں۔آپ حضرت صفیہ

رضی اللہ عنہا کی شادی میں شریک تھیں۔آپ نے ان کی کنگھی کیں اور انہیں عطر لگایا۔آپ بہت رونق والی خاتون تھیں۔آپ غزوہ خیبر میں شریک ہوئیں تھیں۔[28]

5۔ ام سلیم

آپ کا سلسلہ نسب اُم سُلیم دختر ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجارانصاریہ خزرجیہ تھا۔آپ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ [29] آپ کے نام میں اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک سہلہ یا رملیہ یا رمیثہ یا ملیکہ یا غمیصاء اور رمیصاء ہے۔دور جاہلیت میں آپ نے مالک بن نصر سے شادی کی اور ان کےانتقال کے بعد ابو طلحہ سے شادی کی۔[30] آپ بہت سے غزوات میں رسول اکرم ﷺکے ساتھ شامل ہوئیں۔جیسا کہ صحیح مسلم میں روایت ہے :

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى[31]

آنحضرتﷺ حضرت اُمّ ُسلیمؓ اور انصار کی چند عورتوں کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے جو لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی تھیں

ام سلیم نےآپ ﷺسے کئی احادیث روایت کیں پھر ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیں۔ام سلیم کا شمار عقل مند خواتین میں ہوتا تھا۔[32]آپ بناؤ سنگھار کرنے میں ماہر تھیں۔آپ نےحضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت ﷺ کے لیے سنوارا تھا۔آپ نےحضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی کنگھی کی اور انہیں عطر لگایا تھا۔[33]

6۔ام رعلہ رضی اللہ عنہا

آپ فصاحت وبلاغت میں شیریں زبان میں مشہور تھیں۔آپ بہت محنتی خاتون تھیں۔آپ دلہن کا سنگار کرنے میں بہت معروف تھیں ، عورتیں دلہنوں کی تیاری میں ان کی خدمات حاصل کرتی تھیں۔ایک دن وہ آپ ﷺکی خدمت میں حاضر ہوئیں اور فرمایا:

يا رسول الله أني امرأة مقينة أقين النساء وأزينهن لأزواجهن فهل هو حوب فأثبط عنه[34]

میں ایک محنتی عورت ہوں اور عورتوں کا بناؤسنگھار کرتی ہوں،انہیں ان کے خاوندوں کےلئے مزین کرتی ہوں،اگر یہ گناہ کا کام ہے تو میں اسے چھوڑ دوں؟

آپ ﷺنےفرمایا:

أم رعلة قينيهن وزينيهن إذا كسدن[35]

ام رعلہ انہیں زیب و زینت سے آراستہ کردیا کروجب وہ ماند پڑ جائیں۔

نتائج

عورت کا اصل دائرہ کار اس کا گھر ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری مردوں پر عائد ہے لیکن اس کے باوجود بھی اسلام عورتوں کی معاشی جدوجہد پر پابندی نہیں لگاتا ہے اور کچھ حدود و قیود کی اطاعت کرتے ہوئے عورت کو ملازمت کرنے کی اجازت ہےکیونکہ بعض حالات میں عورت کےلئے ملازمت کرنا مجبوری بن جاتا ہے۔اسلام حسن و جمال اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔عہد رسالتﷺ میں عورتیں اس وقت کے رائج ذریعۂ معاش کو بھی اختیار کرتی تھیں۔ اس دور کا ایک اہم پیشہ زیب و زینت اور بناؤ سنگھار تھا۔ صحابیات رضی اللہ عنہن اس پیشہ میں خدمات سرانجام دیتیں تھیں۔عصر حاضر میں عورتیں حدود کے اندر رہتے ہوئے اس پیشہ کو اختیار کر سکتیں ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

[1] **القرآن**،18:43

Al Quran,43:18

[2] **القرآن**،31:24

Al Quran,24:31

[3] ابونعیم عبد الحکیم ،**قائد اللغات** ،(لاہور،ناشران اسلامی کتب)،ص:559

abu naeem abd ul Hakeem ,Qaid-ul-lughat,(Lahore ,Nashran Islami Kutab) ,p:559

[4] انوری، **فرہنگ بزرگ سخن** ، (تہران، سخن، ۱۳۸۱ہجری)، 77/1

Anvarī ,Farhang-i buzurg-i Sukhan, (Tehran ,Sukhan,1381 AH) ,1/77

[5] ابن قیم،**زاد المعاد**، (بیروت،مطبوعہ مکتب اسلامی)، 377/5

Ibn al-Qayyim ,Zaad al-Ma'ad, (Berut ,matbua maktub islami) , 5/377

[6] ایضا.

Ibid

[7] مفتی محمد شفیع،**معارف القرآن**، (کراچی، مکتبہ معارف القرآن)، 401/6

Mufti Muhammad Shafi ,*Maariful Quran* , (Karachi maktaba maarif),6/401

[8] ابو الاعلی مودودی،**تفہیم القرآن**، (لاہور،ادارہ ترجمان القرآن)، 385/3

Abul Ala Maududi ,Tafheem ul Quran ,(Lahore,idara tarjuman ul Quran),3/385

[9] گلریز محمود،**عورت کی زیب و زینت قرآن و سنت کے آئینے میں**، (لاہور،مکتبہ جدید پریس، جنوری 2012ء)، ص:13

Gullraz Mehmood ,Aourat-Ki-Zaib-w-Zeenat-Quran-w-Sunnat-K-Aine-Me ,(Lahore ,maktaba jaded press.january 2012),p:13

[10] ایضا،ص:17

Ibid,p:17

[11] **القرآن**،33:33

Al Quran, 33:33

[12] ام عبداللہ، **عورتوں کی زیب و زینت**، (کراچی،مجلہ اسوہ حسنہ، جنوری 2017)

umm e Abdullah ,Aourato-Ki-Zaib-w-Zeenat , (Karachi ,mujalah uswa e hasna ,January 2017)

[13] گلریز ,**عورت کی زیب و زینت قرآن و سنت کے آئینے میں** ،ص:24

Gullraz ,Aourat-Ki-Zaib-w-Zeenat-Quran-w-Sunnat-K-Aine-Me,p:24

[14] **القرآن**،33:33

Al Quran, 33:33

[15] احمد بن علی بن حجر ابو الفضل العسقلانی ،**الإصابہ فی تمییز الصحابہ**،احمد بن علی بن حجر ابو الفضل العسقلانی ،تحقیق: علی محمد البجاوی، (بیروت،دار الجیل، 1992)،498/7

Aḥmad ibn ʻAlī Ibn Ḥajar al-ʻAsqalānī ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah , Tehqiq:Ali Muhammad al bajawi,dar al jeel,Berut, 1992 ,7/498

[16] ابن الأثیر،ا **سد الغابہ** ،(موقع الوراق)،313/3

Ibn Athir ,Usdul Ghabah ,(muqa al waraq),3/313

[17] ابن حجر ،**الإصابہ فی تمییز الصحابہ**، ء498/7

Ibn Ḥajar ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah,7/498

[18] ابن الأثیر،**اسد الغابہ** ،313/3

Ibn Athir ,Usdul Ghabah,3/313

[19] أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی،**مسند أحمد بن حنبل**، تحقیق:سید ابو المعاطی النوری، (بیروت،عالم الکتب ، الطبعہ الأولی ، 1998 م)،حدیث نمبر:27591، 458/6

Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hanbal bin hallal bin asad Ash-Shaibani ,Musnad Ahmad bin Hanbal , Tehqiq: syed abu al muaati alnori ,(Berut,,alam alkutab ,1st Ed,1998),Hadith No:27591,6/458

[20] ابن الأثیر،**اسد الغابہ** ، 313/3

Ibn Athir ,Usdul Ghabah,3/313

[21] ایضا،321/3

Ibid,3/321

[22] ابن حجر ،ا **لإصابہ فی تمییز الصحابہ**، ء536/7

Ibn Ḥajar ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣahābah,7/536

[23] ابن الأثیر،**اسد الغابہ** ،321/3

Ibn Athir ,Usdul Ghabah,3/321

[24] سلیمان بن أحمد بن أیوب أبو القاسم الطبرانی، **المعجم الکبیر**، تحقیق : حمدی بن عبدالمجید ، (الموصل،مکتبہ العلوم والحکم ، الطبعہ الثانیہ ، 1983)، 192/24

suleman bin ahmad bin ayub abu al qasim al tabarani ,Al Mu'jam Al Kabir ,Tehqiq: hamdi bin abdul majeed(,al mosal ,maktaba al ulum wal hukam,2nd edition,1983),24/192

[25] ابن حجر ،الإصابہ فی تمییز الصحابہ،536/7

Ibn Ḥajar ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣahābah,7/536

[26] ایضا،273/8

Ibid,8/273

[27] ایضا،192/7

Ibid,7/192

[28] ایضا،231/8

Ibid,8/231

[29] ابن الأثیر،**اسد الغابہ** ،443/3

Ibn Athir ,Usdul Ghabah,3/443

[30] ابن حجر ،**الإصابہ فی تمییز الصحابہ**،227/8

Ibn Ḥajar ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣahābah,8/227

[31] مسلم بن حجاج،**صحیح مسلم**، (موقع الاسلام)،کتاب الجہاد والسیر،بَاب غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ،حدیث نمبر: 309/9،3375

Muslim Bin Hijjaj ,Sahih Muslim ,(Moqa ul Islam),kitab al Jihad, bab Ghazwa tu Nisha maal Rijjal,hadith number:3375,9/309

[32] ابن الأثیر،**اسد الغابہ** ،444/3

Ibn Athir ,Usdul Ghabah,3/444

[33] ابن حجر ،**الإصابہ فی تمییز الصحابہ**،739/7

Ibn Ḥajar ,Al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣahābah,7/739

[34] ایضا،حدیث نمبر:12021، 204/8

Ibid,8/204

[35] ایضا

Ibid